سب نے کہا مروّت زینبؑ پہ ہم فدا
منہ پر طمانچے مارتے سب نکلے ننگے سر
بندہ کو مرگ و زیست پہ ہے اختیار کیا ۱۱
صغراؑ کو اپنے قافلہ کا پیشوا کیا
صغراؑ تو آگے آگے رکھے دل پہ ہاتھ تھی
اور پشت پر قیامت صغراؑ بھی ساتھ تھی

پہنچے قریب روضہ تو کیا آگیا نظر
کہتی ہے کربلا کی طرف دیکھ دیکھ کر
روضہ کے در پہ روتی ہے اک لڑکی ننگے سر ۱۲
میں منتظر کھڑی ہوں کب آؤ گے اے پدر
اس قافلہ کو دیکھ کے مُنھ کو پھرا لیا
کرتا اُلٹ کے چاند سا چہرا چھپا لیا

سب نے کہا سکینہؑ سے او غم کی مبتلا
وہ بولی تم بہن ہو بھلا تم سے کیا حیا
صغراؑ پکاری مُنھ کے چھپانے کی وجہ کیا ۱۳
ہم جولیوں کی شرم ہے اب موت دے خدا

مرثیہ نمبر ۸۵ (۸)

آنکھیں نہ ہوں گی چار جیوں گی میں جب تلک
دیکھو نشاں طمانچوں کے مٹتے ہیں کب تلک

غم پدر میں جو صغراؑ نحیف و زار ہوئی
بس ایک ظلم کی برچھی جگر کے پار ہوئی
ہوا جو شاہ کو عرصہ تو بے قرار ہوئی ۱
بڑھا جو رنج و الم چشم اشکبار ہوئی
قرار تھا نہ شہِ مشرقین کے غم میں
قریب گور تھی صغراؑ حسینؑ کے غم میں

پدر کے ہجر میں صغراؑ کا یہ ہوا احوال
ہجوم غم تھا کبھی گاہ دل پہ رنج و ملال
نہ کپڑے بدلے نہ شانہ کیا نہ گوندھے بال ۲
تمام جسم ہوا گھل کے ماہِ نو کی مثال
فراق شہ میں عجب دل کو بے قراری تھی
فقط حسینؑ کے آنے کی انتظاری تھی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۳
نظر جو آتا تھا صغراؑ کو خانۂ ویراں
نہیں ہے چین مرے دل کو اب کسی عنواں
یہ رو کے کہتی تھی نانی سے بادل نالاں
یہ کیا کہ اب تلک آئے نہ میرے بابا جاں
اکیلا چھوڑ کے مجھ کو چلے گئے بابا
ہزار حیف نہ بیٹی کو لے گئے بابا

۴
خیال آتا ہے نانی مجھے یہی ہر بار
امید زیست کی اپنے مجھے نہیں زنہار
کہ اب تو اور میں آگے سے ہوگئی بیمار
پہ یہ الم ہے کہ دیکھا نہ شاہ کا دیدار
ہمارا حال غمِ شاہ میں عجیب ہوا
چلی میں اور نہ وصلِ پدر نصیب ہوا

۵
ابھی جو سوگئی نانی میں بسترِ غم پر
پکارتی ہیں کہ بی بی تمہیں نہیں ہے خبر
یہ دیکھا میں نے کہ زہراؑ کھڑی ہیں ننگے سر
حسینؑ ذبح ہوئے لٹ گئی ہے خستہ جگر
جہاں سے تشنہ دہن شہ گذر گئے صغراؑ
اڑاؤ خاک کہ شبیرؑ مر گئے صغراؑ

۶
یہ بات کہہ کے وہ رونے لگی بدرد و بکا
میں صدقے جاؤں یہ منھ سے نکالتی ہو کیا
گلے لگا کے یہ نانی نے اُس کو سمجھایا
خیال خواب کی باتوں کا میری جاں نہ ملا
خدا خوشی سے شہِ مشرقین کو رکھے
جہاں میں خالقِ اکبر حسینؑ کو رکھے

۷
میں صدقے جاؤں نہ ہرگز کڑھو نہ گھبراؤ
سفر میں خیر سے ہیں سب کے سب نہ غم کھاؤ
دل اپنا کھیل کے ہمجولیوں سے بہلاؤ
اب عنقریب ہے واری کہ باپ کو پاؤ
پدر کو دیکھ کے کیسا ہی اب خوشی ہوگی
اِسی مہینے میں کنبے کو اپنے دیکھو گی

Presented by www.ziaraat.com

۸

مریض کو جو امّ البنینؑ نے سمجھایا
خموش ہو گئی رونے سے وہ اسیرِ بلا
کہ ناگہاں کسی عورت نے آن کر یہ کہا
حسینؑ آئے مبارک ہو فاطمہ زہراؑ

اب آج ہو گی زیارت نصیب سرور کی
سواری آتی ہے شیرِ خدا کے دلبر کی

۹

یہ سُن کے شاد ہوئی دخترِ شہ ذی شاں
بس اُٹھ کھڑی ہوئی جلدی سے خرم و شاداں
پکاری مادرِ عباسؑ کو کہ نانی جاں
خدا نے اب مری صحت کا کر دیا ساماں

سفر سے آج شہِ نیک نام آتے ہیں
چلو حسین علیہ السلام آتے ہیں

۱۰

یہ اُس سے سنتے ہی امّ البنین نے فرمایا
میں تم سے کہتی نہ تھی آتے ہیں شہِ والا
ہزار شکر کہ یہ دن خدا نے دکھلایا
وطن میں فاطمہ زہراؑ کا لال پھر آیا

خوشی سے تم علی اصغرؑ کو آج دیکھو گی
بہن کو بھائی کو مادر کو آج دیکھو گی

۱۱

یہ کہہ کے مادرِ عباسؑ بھی ہوئیں ہمراہ
خوشی خوشی چلی نانی کے ساتھ دخترِ شاہ
قریب رہ گیا جب مرقدِ رسولؐ اللہ
میانِ راہ یہ شورِ بکا ہوا ناگاہ

اُڑاؤ خاک شہِ مشرقین مارے گئے
صفیں عزا کی بچھاؤ حسینؑ مارے گئے

۱۲

ہزار حیف شہِ کربلا شہید ہوئے
سفر میں قاسمؑ گلگوں قبا شہید ہوئے
امامِ پاک کے سب اقربا شہید ہوئے
ستم سے دلبرِ شاہِ ہدا شہید ہوئے

میانِ کرب و بلا حادثہ عجیب ہوا
کفن تلک نہ شہِ پاک کو نصیب ہوا

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۳
سنی جو دختر شہ نے یہ درد کی تقریر
یتیم ہم ہوئے ہئے ہئے الٹ گئی تقدیر
زمیں پہ گر کے پکاری وہ بیکس و دلگیر
اب آس کس کی میں رکھوں کہ مر گئے شبیرؑ ٹپ

نہ کیوں یہ دفتر عالم الٹ گیا نانی
سر حسینؑ جو خنجر سے کٹ گیا نانی ٹپ

۱۴
جو کوئی پوچھتا تھا حال سید ذی جاہ
شہید ہو گئے سولہ پہر کی پیاس میں شاہ
تو رو کے کہتے تھے عابدؑ جگر سے کھینچ کے آہ
بوقت نزع بھی بھولے نہ شہ تمہیں واللہ

مدد حسینؑ کی مقتل میں کچھ نہ کی تم نے
ہزار حیف کہ شہ کی خبر نہ لی تم نے

۱۵
جہاں میں کوئی نہ مظلوم شاہ سا ہوگا
سبیلیں رکھو کرو ماتم عزا برپا
مرنے پہ بھی نہ کفن جس شہید نے پایا
کہ ذبح ہو گیا پیاسا رسولؐ کا جایا ٹپ

یہ التجا ہے کہ پانی جو پیجیو بھائیؑ
پدر کی پیاس کو تم یاد کیجیو بھائیؑ ٹپ

۱۶
چلے یہ کہہ کے سوئے مرقد رسولؐ انام
لپٹ کے روضہ سے زینبؑ نے تب کئے یہ کلام
اتر کے ناقوں سے اہل حرم بھی آئے تمام
چلی گلے پہ شہ دیں کے ظلم کی صمصام

جگر فگار ہوں نانا فلک ستائی ہوں
میں اپنے بھائی کو جنگل میں کھو کے آئی ہوں

۱۷
میں اپنا حال کہوں کس سے یا شہ ذی شاں
سوائے عابدؑ مضطر رہا نہ فاتحہ خواں
بھرا ہوا مرا گھر رن میں ہو گیا ویراں
ستم کے تیر سے اصغرؑ تلک ہوئے بیجاں ٹپ

ستمگروں نے نہ حضرت کا کچھ خیال کیا
تن حسینؑ کو گھوڑوں سے پائمال کیا ٹپ

Presented by www.ziaraat.com

۱۸
سیاہِ شام نے کیا کیا نہ ظلم دکھلایا — لعیں کی بزم میں سر ننگے لے گئے اعدا
ستمگروں نے نہ آلِ نبیؐ کا پاس کیا — دیارِ شام میں لے جا کے ہم کو بٹھلایا

حرمِ حسینؑ کے نانا عجب محن میں تھے
ہزار حیف کہ بارہ گلے رسن میں تھے

۱۹
بیان ظلم کا کس سے کرے یہ خستہ جگر — ستم وہ کون سے تھے جو نہیں ہوئے ہم پر
جلایا خیمے کو اعدا نے چھین لی چادر — پھرایا بلوے میں اعدا نے ہم کو ننگے سر

ستمگروں نے ستم ہم پہ بے شمار کیے
سناں سے شمر نے بازو مرے فگار کیے

مرثیہ نمبر ۸۶/۹

۱
ہمیشہ گلشنِ عالم کا ایک حال نہیں — یہ وہ چمن ہے کہ جس میں کوئی نہال نہیں
ہے کون سبزہ روش جو کہ پائمال نہیں — وہ کون ہے جسے دُنیا میں کچھ ملال نہیں

ہمیشہ رنگ زمانے کا یوں بدلتا ہے
کہیں برات جنازہ کہیں نکلتا ہے

۲
وہ کون باغِ ریاضِ رسولؐ ہر دوسرا — خزاں نے لوٹ لیا جس کو آہ واویلا
مدینہ خالی ہے برباد ہو گیا بطحا — اکیلے گھر میں ہے بس ایک فاطمہ صغراؑ

نبیؐ کے روضۂ اقدس کی زیب و زین نہیں
کسے غرض جو کرے روشنی حسینؑ نہیں

۳
لکھا ہے چھوٹ کے یثرب میں جب حرمؑ آئے — سروں کو پیٹتے با صد غم و الم آئے
بپا تھا غل حرمِ سیدِ اممؐ آئے — بیان کرتے تھے سجادؑ رو کے ہم آئے

تمام کنبہ کو مقتل میں کھو کے آئے ہیں
بجائے تحفہ بہتر کے داغ لائے ہیں

Presented by www.ziaraat.com